## 137725 - بیوی اپنےبہن بھائی سے جھگڑا کر کے خوش ہو اور خاوند ایساکرنےسے روکے تو کیا خاوند کی اطاعت واجب ہو گی ؟

### سوال

میں نے ایك تئیس برس كی عورت سے شادی كی ہے، وہ نیك و صالحہ مسلمان عورت ہے، ہم حسب استطاعت اللہ كا قرب اور اسلامی تعلیمات پر عمل كرنے كی كوشش كرتے ہیں، میں ایك ایسے مسئلہ میں آپ كا تعاون چاہتا ہوں جس نے ہمارے درمیان تعلقات كشیدہ كر دیے ہیں.

میری بیوی كی پرورش ایك غیر ذمہ دار گھرانے میں ہوئی ہے اس كے تین بھائی اور دو بہنیں اور بھی ہیں، یہ طبعی چیز ہے كہ ان كا آپس میں ایك دوسرے سے تفریح كی فضا میں اختلاف ہو جاتا ہے، لیكن یہ چیز ہمارے درمیان بھی اختلاف كا باعث بنتی ہے.

میں بطور ایك خاوند ان سب اشیاء كو رد كرتا ہوں، اور مجھے اس سے تنگی محسوس ہوتی ہے، اور یہ اچھا نہیں لگتا كیونكہ اس دور میں اس طرح كے معاملات كا مظاہرہ نہیں كرنا چاہیے، وہ اب ایك چھوٹی سی بچی شمار نہیں ہوتی بلكہ ایك عورت سمجھی جاتی ہے، لیكن اس كے باوجود وہ درج ذیل كام كرتی ہے:

اپنے بھائیوں كو حقیر اور ذلیل سمجھتی ہے ـ یہ كوئی عجیب بات نہیں ـ بلكہ یہ خاندانی ثقافت كی شبیہ ہے، اور اگر یہ كسی شرعی قواعد و ضوابط سے مربوط ہے تو پھر میرا پہلا سوال یہ ہے كہ:

كیا میری بیوی كا اپنے بھائیوں كے ساتھ اس طرح كا جھگڑا كرنا جائز ہے جس میں جسمانی تكلیف بھی ہو، اور یہاں میرا قضیہ بھی یہی ہے ؟

وہ جب بھی چاہتی ہے اس پر عمل كرتی ہے اور اس پر مصر بھی ہے، حالانكہ اسے معلوم ہے كہ یہ سب كچھ میرے لیے تكلیف دہ ہے اور میں اس سے تنگ ہوتا ہوں، اور میں اس طرح كی تفریح قبول نہیں كرتا ؟

میرا دوسرا سوال یہ ہے كہ:

جو كچھ ہو چكا ہے اگر یہ جائز ہے چاہے اس كا خاوند اسے ناپسند كرتا ہو، اور اسے قبول نہ كرے تو كیا بیوی كا ایسا عمل جاری ركھنا جائز ہے ؟

مجھے معلوم ہے كہ اسلام نے اس تفریح سے منع نہیں كیا لیكن خاوند اس طرح كی تفریح نہیں چاہتا، اس لیے اس صورت میں بیوی كے ذمہ كیا واجب ہوتا ہے، كیا وہ اپنے خاوند كی اطاعت نہ كرے، اس طرح كے مسئلہ میں دین اسلام كیا كہتا ہے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلا شك و شبہ اللہ سبحانہ و تعالى نے خاوند كى اطاعت و فرمانبردارى كرنے كو بہت عظيم قرار ديا ہے، اور بيوى كے ذمہ كچھ حقوق ركھے ہيں جن ميں نيكى و معروف كے كاموں ميں خاوند كى اطاعت بھى شامل ہے.

مزيد آپ سوال نمبر ( 10680 ) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

بلكہ خاوند كى اطاعت تو والدين كى اطاعت پر بھى مقدم ركھى گئى ہے، اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر ( 43123 ) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

بھائيوں كا آپس ميں جھگڑا كرنا چاہے وہ بطور مذاق ہى كيوں نہ ہو اس ميں كئى ايك منوعہ اشياء پائى جاتى ہيں جن ميں سے سب سے زيادہ واضح اور اہم يہ ہيں:

1 ـ اس كے نتيجہ ميں غضب و ناراضگى پيدا ہوتى ہے اور غضب و ناراضگى دلوں ميں كينہ و بغض اور قطع تعلقى اور حسد كا باعث بنتا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ايك شخص نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا اور عرض كرنے لگا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مجھے كوئى وصيت فرمائيں.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: غصہ مت كيا كرو.

اس شخص نے اسے كئى بار دھرايا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہر بار يہى فرمايا: غصہ مت كيا كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر ( 5765 ).

اور ايك روايت ميں ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ايك شخص نے عرض كيا: ....

چنانچہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے فرمان پر غور و فكر كيا تو مجھے سمجھ آئى كہ غصہ ہر قسم كى برائى اور شر كو جمع كر ليتا ہے "

مسند احمد ( 38 / 237 ).

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: غصہ مت کیا کرو " کا معنی یہ ہے کہ: غصہ والے اسباب سے اجتناب کیا کرو اور ایسی چیز اور عمل مت کرو جو غصہ لانے کا باعث بنتا ہو .

دیکھیں: فتح الباری ( 10 / 520 ).

2 ـ جسمانی لمس کے نتیجہ میں جو کچھ مرتب ہوتا ہے ـ اور سائل نے یہ بیان بھی کیا ہے ـ کیونکہ ہو سکتا ہے دونوں کے جسم کے لمس کی حالت میں شہوت پیدا ہو جائے، یا پھر دونوں میں نہیں بلکہ کسی ایك کی شہوت انگیخت ہو، تو یہ معاملہ اور بھی برا بن جائیگا جب یہ مرد و عورت کے مابین ہو.

اس طرح کی تفریح کی ممانعت کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی لی جا سکتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس کی عمر میں بچوں کے بستر علیحدہ کرنے کا حکم دیا ہے.

ـ اس پر مستزاد یہ کہ اگر خاوند اس طرح کا مذاق ناپسند کرتا ہے تو یہ اور بھی غلط ہوگا.

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ خاوند کی اطاعت کرتے ہوئے اس طرح کے مذاق اور تفریح سے باز رہے، چاہے وہ اسے مباح بھی سمجھتی ہو لیکن خاوند کی ناراضگی کے پیش نظر اس سے رك جائے تا کہ خاوند اور بیوی کے تعلقات خراب نہ ہوں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں میں محبت و الفت اور مودت پیدا فرمائے، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی اور محبت و الفت پر جمع رکھے.

واللہ اعلم .